© rasailojaraid.com

کوئی الجھن اور کوئی وسوسہ پیدا نہیں ہوگا۔

اس تعارف کو سمجھنے کے لئے اس نکتے کو ملحوظ رکھنے کی اس لئے ضرورت ہے کہ کتاب کے شروع میں بتایا گیا ہے کہ قرآن مجید کا کام صرف اصول بتانا ہے اور حدیث و سنت کا وظیفہ تفریع و تفصیل اور توضیح و تشریح ہے۔ اب ظاہر ہے اصول میں تو عمومیت اور اجمال ہوتا ہے اور تفریع و تفصیل اور توضیح و تشریح کے لئے حالات گرد و پیش اور زمانے کا خیال رکھنا پڑتا ہے جس میں مقامیت لازماً آجاتی ہے۔ چنانچہ ضرورت اس کی ہوتی ہے کہ اس مقامیت کے عکس میں عمومیت کا سراغ لگایا جائے۔

جلد اول بڑے سائز کے ۲۸۰ صفحات ہیں، اور جلد دوم ۳۴۰ صفحات ہیں، کاغذ طباعت اور کتابت عمدہ ہے۔ اور قیمت علی الترتیب غیر مجلد چار روپے اور چار روپے آٹھ آنے۔ ملنے کا پتہ:- کتب خانہ الفرقان کچہری روڈ۔ لکھنؤ۔

فضائل صحابہ و اہل بیت مع مکتوبات شاہ عبد العزیز و شاہ رفیع الدین دہلوی

زیر نظر کتاب مجموعہ ہے ان رسائل کا

۱۔ سر الجلیل فی مسئلۃ التفضیل

۲۔ عزیز الاقتباس فی فضائل اخیار الناس

۳۔ وسیلۃ النجات

ان کے علاوہ اس کتاب میں شاہ عبد العزیز کے دس مکتوبات اور شاہ رفیع الدین کا ایک مکتوب بھی شامل ہے۔ یہ سب رسائل اور مکتوبات اصل فارسی متن دیئے گئے ہیں۔ اور ان کا اردو ترجمہ بھی ہے۔ کتاب کے شروع میں محمد ایوب قادری ایم اے کا کوئی ۸۰ صفحے کا مقدمہ ہے۔ جس میں مغلوں کے آخری دور میں ہندوستان میں شیعیت اور تفضیلیت کو جس طرح فروغ ہوا، اس کا اجمالی خاکہ پیش کیا گیا ہے۔ اور اس پس منظر میں شاہ عبد العزیز نے "تحفۂ اثنا عشریہ" لکھ کر فضائل صحابہ و اہلِ بیت کا جس طرح اثبات کیا اس پر روشنی ڈالی ہے، قادری صاحب کا مقدمہ بڑا پُر از معلومات ہے اور اس میں اس دور کی شیعی سنی کشمکش کی بڑی واضح تصویر پیش کی گئی ہے۔

عام طور سے شاہ ولی اللہ اور شاہ عبد العزیز کے دور میں مسلمانوں کی گویا سیاسیات

© rasailojaraid.com

کے ایسی کتابوں کو مذہبی فرقہ وارانہ رنگ دیا جاتا تھا۔ اس دور میں جب کہ ہندوستان میں مسلمان حکمرانوں کی اصل طاقت نکل گئی تھی۔ ایک زمانے میں بعض دوسرے مسلمان ملکوں میں اسی قسم کی کشمکش نے خالص سیاسی و قبائلی تنازعات کی صورت اختیار کی تھی۔ بہرحال یہ سب باتیں اس دور سے تعلق رکھتی ہیں جو گزر گیا۔ اب اسی قسم کی باہمی کشمکشوں کو اس نوع کے مذہبی فرقہ وارانہ رنگ میں نہیں پیش کیا جاتا۔ بلکہ ان کی نوعیت بالکل بدل گئی ہے۔ لیکن جہاں تک فضائل صحابہ کے ابواب میں شاہ ولی اللہ اور شاہ عبدالعزیز کی تحقیقی کوششوں کا تعلق ہے، ان کی اہمیت و افادیت ہمیشہ باقی رہے گی۔ کیونکہ ان بزرگوں کا نقطہ نظر انفرادی کم اور اجتماعی زیادہ ہے پھر ان کے ہاں توازن اعتدال اور جامعیت و عمومیت ہے۔

زیر نظر کتاب "فضائل صحابہ و اہل بیت" میں سنی شیعی عقائد کی بحث کے علاوہ شاہ عبدالعزیز اور شاہ رفیع الدین کے مکتوبات میں بعض دوسرے مسائل کا بھی ذکر ہے، جن سے اس دور کے مخصوص حالات پر روشنی پڑتی ہے۔ مثلاً شاہ عبدالعزیز کا ایک مکتوب مشہور صوفی بزرگ شاہ غلام علی مجددی دہلوی کے نام ہے جس میں اس دور کا ایک بڑا دلچسپ مسئلہ زیر بحث آگیا ہے۔

شاہ غلام علی مجددی نے شاہ عبدالعزیز سے اپنے ایک خط میں شکایت کی کہ موخر الذکر بزرگ نے کسی عالم کو فرنگی کے ہاں عہدہ مفتی قبول کرنے کی اجازت دی ہے۔ اپنے مکتوب میں شاہ عبدالعزیز اس کا جواب یوں دیتے ہیں:۔ "آپ نے اس مدرس کے چند روز سے فرنگی نوکری عہدہ مفتی قبول کرنے کی خبر سن کر متفکر ہونے کا حال لکھا ہے۔ یہ خبر تو صحیح ہے اور کچھ تفصیل اس کی یہ ہے کہ مولوی رعایت علی خاں فرنگی کے متوسلین بہت آتے ہیں اور بار بار مجھے کہا کہ ایک عالم جو متدین ہو اور رشوت خور نہ ہو اور فقہی مسئلوں سے خوب واقف ہو میرے پاس بھیج دیجئے تاکہ میں ہر واقعہ اور معاملہ میں فقہ کے موجب فیصلہ کر سکوں۔ یہاں سے لکھا کہ آپ فرنگی کے نوکر اور رہتے ہیں (صاحب نوکر و محمد فرنگیان اند) ایسا نہ ہو کہ وہ خلاف شریعت احکام کی تعمیل کا حکم دیں اور ایسی حالت میں اس شخص کو فرنگیوں سے ملنے کی ضرورت ہے اور امور اسلام میں سستی کا باعث ہو۔ وہاں سے بڑی تاکیدوں کے ساتھ تحریر آئی

[illegible] شخص کو خرقہ سے [illegible] کی [illegible] عزت [illegible] [illegible]
جائے گی۔ بلکہ خرقہ سے ایک علیحدہ مکان میں قیام کریں گے اور شریعت [illegible]
کا حکم کریں ان تحریرات کے موصول ہونے پر اس پر غور و فکر کیا گیا کہ [illegible] کے ساتھ
تعاون عمل میں سے شرعی احکام کا ادا ہونا متصور ہو شریعت کی رو سے جائز ہے یا نہیں
تعالیٰ کی جانب سے یہ آیت دل میں آئی۔ وقال الملک ائتونی بہٖ استخلصہ لنفسی
فلما کلمہ قال انک الیوم لدینا مکین امین قال اجعلنی علی خزائن الارض انی
حفیظ علیم۔ بیضاوی نے کہا کہ اس آیت میں کافر سے ملازمت چاہنا اور اس کے متعلق
ذکر کرنا اور ملازمت کرنا جب کہ خلق پر اقامت حق اور سیاست کی کوئی راہ نہ ہو سوائے
اس کے، اس کے جواز کی دلیل ہے۔

اس کے بعد شاہ عبدالعزیزؒ لکھتے ہیں کہ یہ تو شریعت کا حکم ہے۔ باقی رہا طریقت کا معاملہ
ترک و تجرید اور فقر کا اختیار کرنا اور کسب کو چھوڑنا جملہ طریقوں میں اس شخص کے لئے
ہے جو اپنے اختیار سے اس ترک کو اپنے اوپر لازم کر لے اور کسی کے ہاتھ پر اس عہد کی بیعت
کرے۔ جب تک کوئی شخص ایسے فقر کا التزام اور اس پر عہد نہ کرے اور دنیاوی علائق سے
تعلق اور ملازمت کرنے کے باوجود اسے شغل باطن ذکر و فکر کرنے سے اور مشاہدہ حاصل ہوتا
ہے، بالجملہ کسب معاش اور تعلق کی اجازت ہے۔ یہ طریقت میں حرام نہیں ہیں، ورنہ
قاضیوں اور دیگر اہل پیشہ کو طریقت کی تعلیم دینا جائز نہ ہوتا۔ حالانکہ اس فرقہ کے بہت
سے اشخاص اولیائے اکابر ہوئے ہیں۔ اور تکمیل اور کمال کے درجے پر پہنچے ہیں۔

کتاب کے کل ۳۵۲ صفحے ہیں۔ کتابت، طباعت اور کاغذ معمولی۔ قیمت چھ روپے
ناشر۔ پاک اکیڈمی ۱۷۵۵۔ وحید آباد کراچی ۱۸

حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکرؒ

وحید احمد مسعود صاحب صابری اس کتاب کے مصنف ہیں۔ موصوف کا وطن مالوف
بدایوں (یوپی) ہے آپ فریدی ہیں۔ اور اس سے پہلے حضرت خواجہ اجمیریؒ کے
سوانح مرتب کر چکے ہیں۔

© rasailojaraid.com